WWW.NOVELSCLUBB.COM

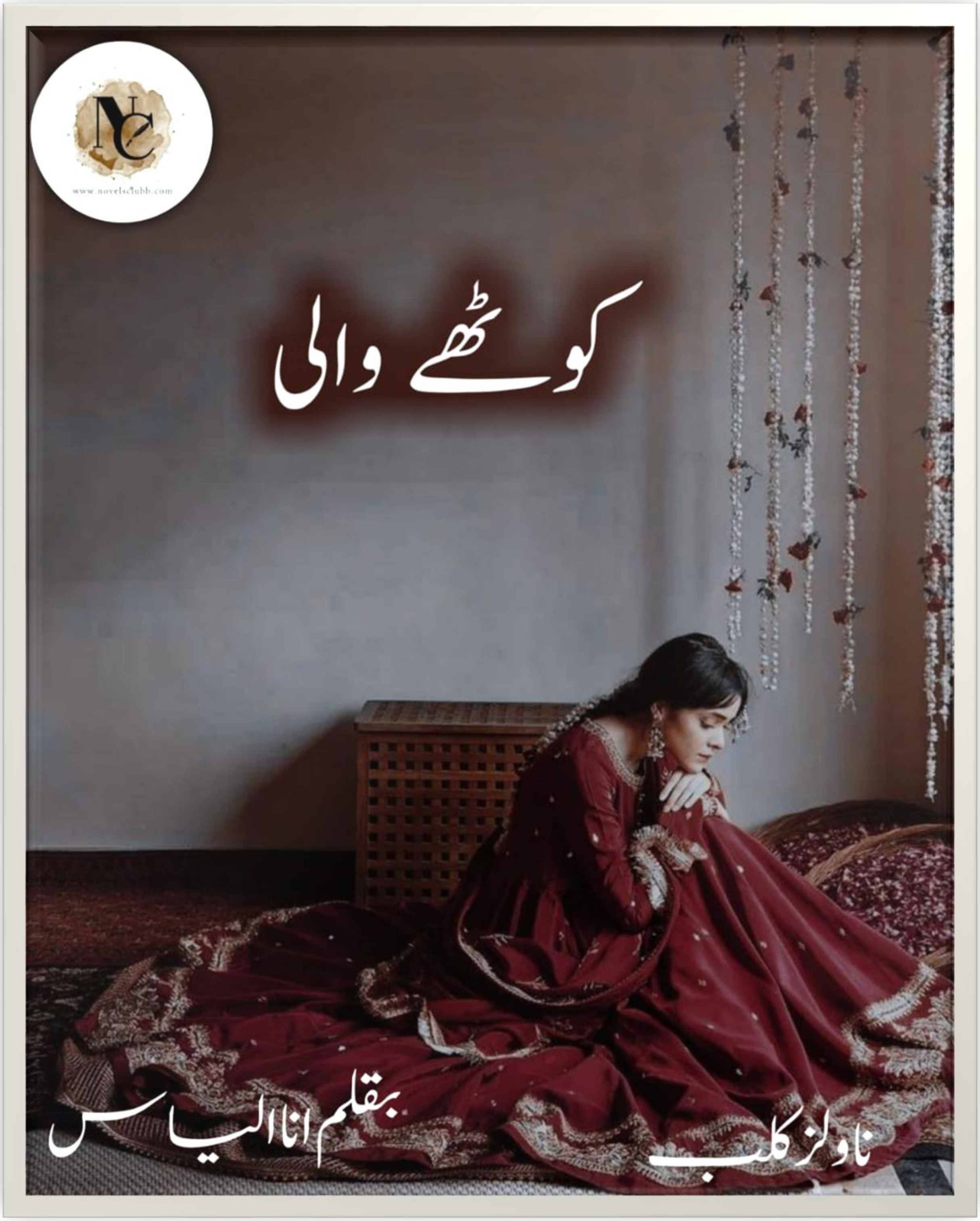

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کوٹھے والی

از انا الیاس

کبھی کبھی کچھ حقیقتیں بہت تلخ ہوتی ہیں۔ جنہیں ہر کوئی برداشت نہیں کر پاتا۔

ایسی ہی ایک حقیقت میرے اس افسانے میں ہے۔

ادب میں ایک قسم ہوتی ہے ابسٹرکٹ آرٹ کی۔

یہ میری تخلیق بھی ایسی ہی ہے۔اور اس آرٹ کو سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

www.novelsclubb.com

"کوٹھے والی

مولانا صاحب ایک اہم سوال جو کہ بہت عرصے سے میرے ذہن میں تھا اور سوچ رکھا تھا جب موقع ملا آپ سے ضرور پوچھوں گا" مولانا سمیع اللہ بہت جانے مانے مولانا تھے۔ اللہ نے کچھ لوگوں کو اس طرح سے اپنے مقصد کے لئیے چن رکھا ہوتا ہے کہ نہ صرف وہ اپنی راہیں سہل کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اسکی ترغیب دیتے ہیں۔ مولانا سمیع اللہ بھی دلدل کی دنیا سے نکل کر اللہ کے راستوں میں نہ صرف آئے بلکہ اب تو بین الاقوامی سطح پر بہت سے مسلمانوں کو اللہ کی جانب لائے۔ انہیں ان کے اصل سے ملایا اللہ کی تبلیغ کرتے بہت سے غیر مسلموں کو مسلمان کرنے جیسا بہترین کام بھی سرانجام دیا۔

ایک نجی چینل ان کا انٹرویو کرنے انکے گھر گئے ہوئے تھے۔ نہایت باوقار شخصیت ٹھہر ٹھہر کر اس خوبصورت انداز میں گفتگو کرتے کہ سننے والے کہ دل پر ایک مرتبہ تو ضرور انکے الفاظ اور انداز اثر کرتے۔ دھیمی مسکان ہر لمحہ چہرے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا طواف کرتی۔ چہرے سے پھوٹتا نور دیکھنے والے کو مبہوت کر دیتا۔اللہ واقعی اپنے پیارے بندوں پر کچھ خاص ہی کرم کرتا ہے۔

"جی بیٹا ضرور پوچھیں۔آج تو ہم آپکی عدالت میں ہیں۔جو پوچھیں گے جواب دینا ہی پڑے گا" خوشگوار لہجے میں ہلکی سی مسکراہٹ سے انہوں نے اینکر کو اجازت دی۔

"ارے سر گناہگار کیوں کرتے ہیں کہاں آپ اور کہاں ہم۔۔ ہم آپکی عدالت استغفار" وہ اینکر کانوں کو ہاتھ لگانے لگا۔

"بیٹا میری ایک بات یاد رکھنا۔۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا اللہ کے نزدیک معتبر کون ہے اور کون نہیں۔جب اللہ کے بڑے بڑے نبی اس سے استغفار مانگتے تھے تو ہم توانکے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔میں انسان ہوں مجھے ایک حقیر انسان ہی سمجھو تو بہتر ہے۔" انہوں نے نرمی سے اسے ٹوکا۔

"چلو اب وہ سوال کرو جو کرنا چاہتے تھے"

مولانا صاحب اب تک ماشاءاللہ جب بھی آپکے بیان سنے آپ نے ہمیشہ لوگوں" کے ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کی روشنی میں بڑے واضح طور پر دیا۔ مگر کبھی کسی شخص کا کوئ ایسا سوال یا کوئ ایسا مسئلہ جس نے آپ کو پریشان کیا یا اسکا جواب ڈھونڈنے میں آپکو مشکل در پیش آئ ہو "اینکر کا سوال سننے کے بعد کچھ لمحوں کے لئیے وہ جیسے کسی سوچ میں ڈوبے پھر ہولے سے مسکرائے۔

بڑی مشکل میں ڈال دیا۔۔ہاں ایک لمحہ ایسا ضرور آیا تھا کہ ایک بچی کے سوال" نے مجھے نہ صرف مخمصے میں ڈالا بلکہ میری روح تک اسکے سوال سے کانپ گئ۔ واقع تھوڑا لمبا ہے اگر آپکے پاس وقت کی قلت نہیں تو ضرور سناتا ہوں "انہوں نے اجازت چاہی۔

جی جی ضرور وقت کا کوئ مسئلہ نہیں "اینکر نے فوراً انہیں واقع سنانے کو کہا۔"

یہ پچھلے سال کی بات ہے ایک محفل میں میں بیان دینے گیا۔ جہاں مرد اور عورتیں دونوں بیٹھے تھے۔ بیان دینے کے بعد سوالات اور جوابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ بس آخری ایک سوال ایک بچی نے کیا اور میری روح تک ہلا ڈالی۔" وہ واقع کی روداد سنانا شروع ہوئے

مولانا صاحب وہاں ایک بیٹی ہے وہ آپ سے سوال کرنا چاہتی ہے" انکے قریب انتظامیہ کا ایک بندہ کھڑا تھا جو لوگوں کو دیکھ کر ان میں سے کچھ کو سوال کرنے کا موقع دیتا تھا۔ عورتوں میں ایک نقاب پوش لڑکی کب سے بار بار اسے سوال کرنے کی درخواست کر رہی تھی۔ بالآخر اس نے دیکھ کر آخر میں اس لڑکی کو سوال پوچھنے کا موقع دیتے ساتھ ہی مولانا صاحب سے بھی اجازت مانگی۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں کیوں نہیں" انہوں نے فوراً اجازت دی۔"

کالی بھنورہ نقاب سے جھانکتی دو آنکھیں عجیب سا حزن لیئے ہوئے تھیں۔

انتظامیہ نے مائیک اس لڑکی کی جانب بڑھایا۔ تھوڑی دیر بعد جھرنوں سی آواز مائیک میں گونجی۔

اسلام علیکم مولانا صاحب۔ بہت عرصے سے آپکے بیان سنتی آرہی ہوں آج پہلی مرتبہ آپکو یوں لائیو سننے کا موقع ملا ہے۔ میرا سوال تھوڑا سا لمبا ہو جائے گا۔ اگر آپ کہتے ہیں تو پھر سوال کرتی ہوں" اس نے مولانا صاحب کو دیکھتے اجازت مانگی۔ جو جھکی نظروں کے ساتھ اسے سن رہے تھے۔

ضرور بیٹا آپ سوال کیجیئے" انہوں نے اپنے مائیک میں کہتے اسے اجازت دی۔"

مولانا صاحب آپ نے اب تک ہر موضوع پر بیان دیا ہے۔ مگر کیا ہمارے اس" معاشرے کی طرح آپکے کسی بیان میں ایک طوائف کے موضوع کی کوئی جگہ نہیں" اسکے سوال پر پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔

کیا جس طرح یہ خوشبودار پوشاک میں ملبوس لوگ ہمارے کوٹھوں پر ہمیں" داغدار کرنے آتے ہیں کیا انکے لئیے اللہ نے کوئی حکم نہیں اتارا۔ کیا ہم جیسیاں کوڑھے زدہ کتے سے بھی زیادہ بدتر ہیں کہ یہ معاشرہ ہمیں کبھی بھی قبول کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ہم میں سے کسی شریف زادے کی زندگی میں شامل ہونا بھی چاہے تو معاشرہ ہمیں قبول کیوں نہیں کرتا۔

یہ وزیر، جاگیردار، اور اعلی عہدوں پر مقرر افسران جب ہمارے وجود میں اپنی تھکن اتار کر جاتے ہیں تو معاشرہ انہیں کیسے قبول کر لیتا ہے۔ کیا اس گندگی کو ڈھیر بنانے میں صرف ہم کوٹھے والیوں کا ہی ہاتھ ہے۔ کیا جو اسے سجانے اور اپنا روپیہ لٹانے آتے ہیں وہ قصور وار نہیں۔ وہ تو اللہ سے توبہ کر کے پاکباز ہو جاتے ہیں۔ کیا اللہ ہماری توبہ بھی قبول نہیں کرتا۔ کیا آپکے پاس ہماری بے بس زندگی پر روشنی ڈالنے کے لئیے کوئی بیان ہے۔ کیا ہم جیسیوں کی جگہ ان کوٹھوں سے شروع ہو کر انہی کوٹھوں پر ختم ہونے والی ہے۔ کیا ان لوگوں کا کوئی حساب نہیں جو مجبور

www.novelsclubb.com

لڑکیوں کو جال بچھا کر ایسی جگہوں پر پہنچاتے ہیں اور پھر ساری زندگی وہ اس قید خانے میں شرفاء کا دل بہلانے کا سامان کرتی ہیں۔ایسی مجبوری کی حالت کے لئیے اللہ نے خودکشی کی موت کو حلال کیوں نہیں کیا؟ وہ اولادیں جوان کوٹھوں پر ان کلف اور بے شکن لباس پہنے افسران کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ان کی تو ساری زندگی پھر شکن زدہ ہو جاتی ہے۔ میں ایک بہت امیر جاگیر دار کے خون کا حصہ ہوں مگر وہ مجھے قبول نہیں کرتا ایسے مردوں کے لئیے اللہ نے کوئی سزا نہیں لکھی۔ وہ کہتا ہے میں وہ سب چھوڑ چکا ہوں۔وہ اپنے ماضی کی کالک کو اپنے سنہرے حال پر حاوی نہیں آنے دیتا۔ مگر میں کیا کروں کہ مجھے یہ معاشرہ قبول نہیں کرتا۔ میں جہاں جاتی ہوں میرے باپ کا حوالہ لوگ مانگتے ہیں۔اور میری ماں کہتی ہے ہم جیسوں کا کوئی باپ نہیں ہوتا۔ وہ مجھے بھی وہی سب کرنے پر مجبور کرتی ہے۔کیا ہماری زندگی صرف ان کوٹھوں کے لئیے مختص ہے وہ کہتی ہے ہم اس معاشرے کا حصہ نہیں۔ مگر جس معاشرے کے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو پھر ہم اس

معاشرے کا حصہ ہوئے نہ۔ مگر لوگ ہمیں یہاں کا حصہ نہیں بننے دیتے۔ ہم اپنے حقوق کے لئیے کس کے آگے گڑگڑائیں۔؟" وہ لڑکی بولتی جارہی تھی اور اسکے آنسو گرتے چلے جارہے تھے۔ میں گنگ اسکی تکلیف کو خود پر محسوس کررہا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا میرا وجود اسکے دکھ صرف سن کر چھلنی ہوگیا ہے میری روح کانپ رہی تھی۔ اور وہ جو اس سب سے گزر رہی تھی وہ دن رات یہ سب کیسے سہتی ہوگی۔ اس دن مجھے لفظ انسانیت پر بے طرح شرمندگی محسوس ہوئی۔ ہم کیسے انسان ہیں جو گناہ کرنے والے کو تو قبول کرلیتے ہیں مگر جس وجود پر یہ افسران گناہ کرتے ہیں اسے ہم قبول نہیں کرتے۔ میں بہت دن اس بچی کے سوالوں میں جکڑا رہا۔ میرے پاس اس دن اسکے سوال کا واقعی کوئی جواب نہیں تھا۔ میں اسے کیا کہتا کہ اللہ نے خودکشی کی موت کو ہر حال میں حرام قرار دیا ہے۔ مگر اس رات اور پھر کئی راتیں میں دعا مانگتا تو سمجھ نہ آتی اس بچی کے لئیے کیا دعا مانگوں۔

www.novelsclubb.com

ہمارا معاشرہ ایسی بچیوں سے بھرا پڑا ہے جنھیں لوگ ایسے لوگوں میں بیچتے ہیں اور پھر وہ مجبوراً اس ماحول کا حصہ بن جاتی ہیں۔ وہ شروع سے وہاں کا حصہ نہیں ہوتیں۔ اور پھر کسی کے توسط سے جب وہ اس جگہ سے نکلنا چاہتی ہیں تو لوگ انہیں قبول نہیں کرتے۔ بس میں انکے لیئے دعا مانگ سکتا ہوں۔ اور ارادہ رکھتا ہوں کہ جلد ہی ایک ادارہ ان کے لیئے بناؤں گا تاکہ وہ کوٹھوں سے نکل کر ایک نارمل ماحول میں جی سکیں۔ ہم اولڈ ہومز بناتے ہیں، یتیموں کے لیئے بہت کام کرتے ہیں۔ مگر اب ایک ایسا ادارہ بنانے کی بھی ضرورت ہے جہاں ایسی عورتیں ایک عزت کی زندگی گزار سکیں۔ میں آپ سب سے اس پروگرام کے توسط سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ میرے اس مشن میں میرا ساتھ دیں۔ اور ان بچیوں کو قبول کریں۔ وہ ہماری اور آپ کی طرح ہی انسان ہیں۔ انسانیت کی معراج کو اتنا مت گرائیں ہمارے پاس تکبر کرنے کو کچھ بھی نہیں۔ اگر اللہ نے ہمیں نیکوکار کے گھر میں پیدا کر دیا ہے اور کسی کو اس کوٹھے پر تو نہ ہمارا کوئی کمال ہے اور نہ اس کا کوئی قصور۔

www.novelsclubb.com

ہاں ہم جو بہتر انکے لئیے کر سکتے ہیں وہ یہ کہ جو لوگ اس دلدل سے نکلنا چاہئیں انکی مدد کریں اور انہیں انسان سمجھ کر قبول کریں۔" مولانا صاحب یہ سب بتاتے ہوئے بھی آبدیدہ تھے۔ نہ صرف وہ بلکہ اینکر بھی کتنے ہی لمحے کچھ کہنے کے قابل نہیں رہا۔

اور یہ حقیقت ہی تو ہے کہ وہ کوٹھے شرفاء کی وجہ سے آباد ہیں۔ جہاں رات کی تاریکی میں شرافت کا لبادہ اتار کر ہوس کی پوشاک اوڑھ کر وہ وہاں جاتے ہیں اور اجالا ہونے سے پہلے وہاں سے دبے پاؤں نکل آتے ہیں یہ جانے بغیر کے انکے بظاہر صاف شفاف وجود نے کسی کا وجود داغدار کر دیا۔ اور ایسا داغدار کہ معاشرے نے اسے ناسور بنا دیا۔ اب نہ وہ موت کی گلے لگا سکتی ہے اور نہ زندہ رہ سکتی ہے۔ میرا آپ سب سے یہی سوال ہے کیا ان کوٹھے والیوں کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ ہے؟

The End

www.novelsclubb.com